رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

شرح قیمت جو ہر حال مین پیشگی لی جائے گی؟

عوام سے	صہ ر
خواص سے	عہ ر
ہندوستان سے باہر	سے ر
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے	۱۲ ر

نمبر ۳ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۹ ہجری المقدس | جلد ۱۵

سرپرستانِ الحکم توجہ فرماوین

باوجودیکہ گذشتہ سال کے آخری حصہ مین الحکم کی ترتیب اشاعت مین سخت بے ترتیبی رہی مگر مربیانِ الحکم نے اپنے خادم قدیم کیساتھ پوری وفاداری کا ثبوت دیا جس مین ایک طرف الحکم کی اس عظمت و وقعت کو دیکھکر جو وہ اپنے مربیون کے دل مین پیدا کرچکا ہے خوش ہوا اور دوسری طرف مجھے اپنی کم توجہی پر سخت افسوس ہوا۔ اس سے بھی بڑھکر مین نے حضرت امیر المومنین سلمہ اللہ تعالیٰ کی توجہ کو الحکم کی طرف خصوصیت سے مائل پایا۔ اور مختلف رنگون اور صورتون مین مینے دیکھا کہ آپ مجھے اس خدمت گو کا حقہ ادا کرنے کی طرف متوجہ کر رہے ہین جس سے مین اندازہ کرنیکے قابل ہوگیا کہ خود حضرت ممدوح الحکم کی زندگی اور اس کے وجود کو ایک ضروری شے تصور فرماتے ہین۔

ان تمام اسباب پر نظر کر کے مینو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر بھروسہ کر کے ارادہ کیا ہے کہ اس خدمت کو پورے طور پر سرانجام دینے کی کوشش اور اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتا ہون جو الحکم کے ذریعہ مین کرسکتا ہون الحکم کی ترتیب اور بروقت اشاعت کے لیے جہانتک انسانی تدابیر و محنت کا تعلق ہے مین انشاء اللہ اسے عمل مین لاؤنگا۔ اسکی توسیع اشاعت اور ترقی کے لیئے ناظرین الحکم کی خاص توجہ درکار ہے۔ کیونکہ جسقدر اس کی اشاعت کا دائرہ وسیع ہوگا اسی قدر اسکے اغراض و مقاصد کی تکمیل مین کامیابی کے لئے سہولتین پیدا ہونی ممکن ہین۔ پس مین جمیع سرپرستانِ الحکم کو توجہ دلاتا ہون کہ وہ الحکم کی خریداری کے لیئے اپنے دوستون مین تحریک کرین اور ہر خریدار الحکم جنکی اعانت اور توجہ الحکم کی زندگی کا باعث ہے عہ قیمت سالانہ پر الحکم جاری کرانے کا حق رکھتا ہے اس خیال سے کہ الحکم کا دائرہ اشاعت بہت وسیع ہو جاتے ہین آخیر مارچ تک ۱۰۰ جدید خریدارون کی درخواست کرتا ہون وہ لوگ جو میری تحریرون کے قدردان ہین اور جنھون نے ابتک اسی اصول پر الحکم کی قدردانی کی ہے۔ آخیر مارچ تک اس تعداد کو پورا کرین گے اور اگر آخیر مارچ تک یہ تعداد پوری نہ ہوئی تو مین اپنے ایسے سرپرستون اور مربیون سے اسقدر تعداد خریدارون کے لیے قیمت وصول کرنیکے لیئے خاص طور پر یاد دہانی کرونگا جو اس مقدار کی کمی کو پورا کرنیکے لیے کافی ہوگی یہ جرأت مینے محض ان قدردانی کی بنا پر کی ہے جو ابتک آپ الحکم کے لیئے کرتے رہے ہین۔

آپکا خادم یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان

مطبع انوار احمدیہ مین باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مالک و ایڈیٹر کے چھپ کر شائع ہوا

شور و شر

مقدمات بغاوت کا حشر

لاہور اور پٹیالہ مین جو مقدمات بغاوت دائر ہین ان مین ملزمان نے معافی مانگ لینے کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ چنانچہ ملزمانِ پٹیالہ کی طرف سے ایک طویل معافی نامہ پیش کر دیا گیا ہے۔ جو بوساطت عدالت خاص پٹیالہ سر یحضور مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت مین بغرض منظوری بھیجا گیا ہے۔ ملک مین امن کے خواہشمند ایسی تحریک کو نہایت مبارک سمجھتے ہین اور مہاراجہ صاحب کی فیاضی سے امید کرنی چاہیئے کہ وہ ان پولیٹیکل ملزمون کو معاف فرماکر اپنی فراخدلی اور کریمانہ سیرت کا ثبوت دین گے۔

در عفو لذتے ست کہ در انتقام نیست

اگرچہ بظاہر یہ معافی پیرس کے خط کی دھمکی کا نتیجہ جاہلون کے نزدیک سمجھی جائے گی مگر اسکی پرواہ نہین ہونی چاہیئے ان یہ امر بھی ضرور مدنظر رہنا چاہیئے۔ کہ ملزم معافی مانگتے ہوئے اپنی غلطی یا کمزوری کا اعتراف کرین۔ اگر وہ اپنی کمزوری کا اعتراف نہین کرتے تو پھر معافی کس بات کی چاہتے ہین بہرحال مین یہ ل چاہتا ہون۔ کہ ملزمان کو معافی دینے مین فراخ حوصلگی سے کام لیا جاوے اور آریہ صاحبان لاف زنیون کو چھوڑ کر مخلصی کو غنیمت سمجھین۔

ایسا ہی

لاہور کے مقدمات مین معافیان داخل ہو رہی ہین گورنمنٹ پنجاب نے جس طرح پر ۱۹۰۷ء مین اپنی فراخ حوصلگی کا ثبوت دیا تھا۔ اسی طرح پر اسوقت بھی ان ملزمون کو معاف کرنے مین ضرور وسعت حوصلہ سے کام لے گی۔ اگرچہ ایسی حالت مین یہ مقدمات محض نقصان مایہ کا موجب سمجھے جائیں گے۔ مگر مین اس صرف زر کو نہایت قیمتی اور قابل قدر خرچ سمجھتا ہون۔ جیسے ملزمون کے سزا دینے سے اصل غرض غدارانہ تحریرون کو روکنی اور ایسے بیہودہ مذاق کا انسداد مقصود ہے۔ معافی دینے سے یہ مقصد اور بھی عمدگی سے حاصل ہوگا۔ ناعاقبت اندیش نوجوان جو محض غلط کاری سے ایسی حرکات کر بیٹھتے ہین۔ اس احسان سے متاثر ہو کر بہترین راہ اختیار کرین گے۔

لاہوری مقدمات کا ضمیمہ

لاہوری مقدمات کے ضمن میں پروفیسر پرمانند ایم۔ اے کا جو مقدمہ شروع ہوا ہے اس میں لالہ لاجپت رائے کے خطوط اور بم سازی کی ایک کتاب تلاشی مین نکلی ہے۔ لالہ لاجپت رائے نے ان خطوط کو تسلیم کر لیا ہے۔ بھائی پرمانند کے مقدمہ مین مسٹر فضل حسین بی۔ اے بیرسٹر پیروی کرتے ہین۔

وطن کے نزدیک مسٹر فضل حسین صاحب کا یہ فعل احتیاط سے خالی ہے۔ میری رائے مین وطن کی یہ رائے سقیم ہے کیونکہ یہ قانونی مسلمہ ہے۔ کہ وکیل اپنے موکل کے جذبات اور خیالات مین شریک نہین ہوتا اور اگر اس سے مسلمانون کی مسلمہ وفاداری مین فرق آتا ہے۔ تو پھر یہ منطق بہت گمراہ کریگی۔ ہر مقدمہ مین ملزم کی طرف سے وکیل ہونا اس الزام مین شراکت سمجھی جاویگی اس طرح پر اگر وطن کی رائے پر مسلمانون پیشہ لوگ عمل کرین تو انہین اپنا کام بند کر دینا چاہیئے۔ میری سمجھ مین تو مسٹر فضل حسین صاحب نے کوئی امر اپنے پیشہ اور اخلاق کے خلاف نہین کیا اور نہ اس سے مسلمانون کو کسی قسم کا نقصان ہے۔

اس قسم کی تنگ رائے زنی سے اخبار نویسون کو بچنا چاہیئے مجھ کو بھائی پرمانند صاحب سے بحیثیت ایک ملزم کے کوئی ہمدردی نہین مگر بحیثیت ایک انسان ہونے کے اس سے ہمدردی ہے۔ اور اگر وہ بیگناہ ہے تو انکو کیون اپنی بیگناہی ثابت کرنیکا موقعہ نہ دیا جاوے

فوج مین بغاوت پھیلانا

کلکتہ مین جاٹون کی پلٹن مین بغاوت پھیلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ جس مین ۱۰ جاٹ سپاہی جیلخانہ مین بند کئے گئے ہین۔ مدناپور اور کلکتہ کے دو بنگالی اس جرم مین پکڑے گئے۔ اور ان پر مقدمات ہو رہے ہین۔

لکھنؤ مین فرضی بم کا مقدمہ

لکھنؤ کی پولیس نے ایک نوعمر بنگالی کی مخبری پر لکھنؤ کے پانچ بنگالی گھرون کی تلاشی لی تھی کیونکہ وہان بم بنائے جاتے ہین تلاشی پر کچھ نہ نکلا۔ اب مخبر پر مقدمہ چلایا گیا ہے ملزم پر فرد جرم لگ گیا اور وہ سشن سپرد کر دیا گیا ہے۔

نواب ڈھاکہ کے قتل کی سازش

ادھر میں نواب سر سلیم اللہ خان صاحب بالقابہ کے قتل کی ایک شرمناک کوشش کی گئی ہے۔ قتل کے لئے ایک بنگالی برہمن ہا مور تھا جو مسلمان ہو گیا اور احسن منزل کے کسی حصہ میں ہی رہنے لگا۔ اور وہان معمولی چوریون کے ہونیکی وجہ سے اسے مشتبہ سمجھا گیا اور معاملہ پولیس تک پہونچا اور پولیس مین زیر حراست ہونے کے بعد وہ سابقہ سزایافتہ ثابت ہوا۔ آخر اس نے نواب صاحب اور پولیس کے سامنے یہ بھی ظاہر کیا کہ کلکتہ کی خفیہ سوسائٹی کی طرف سے نواب صاحب کے قتل کا قرعہ اسکے نام پر پڑا ہے اور قاتل کے لئے سات ہزار کا انعام ہے ایسی تحریک پر مین یہان آیا۔ اور مسلمان ہوا مین نے کئی دفعہ کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔

اس کی تلاشی پر اخبار بندے ماترم کے پرچے برآمد ہوئے۔ نواب صاحب اس کے ساتھ خاص احسان کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی ساتھ کھانا بھی کھلاتے تھے۔ آخر اس نمکحرامی اور پاجی پن کا اقرار کیا۔ ابھی تک پولیس کی حراست میں ہے۔ مزید خبر نہین آئی۔ اصل واقعات جلد تر کھل جائیں گے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بنگالی انگریزی اور بنگالی میں بڑا قابل ہے۔ اور اردو بھی جانتا ہے۔

محرم امن سے گزر گیا کسی جگہ فساد نہین ہوا۔

کے قیمت بہت کم رکہی گئی ہے۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھاسکے
قیمت فیتولہ عہ جو آدمی غریب ہو۔ خدا سے ڈر کر لکہے گا۔
کہ مین غریب ہون اسکے ساتھ رعایت کیجاویگی انشاء اللہ
راقم۔ عبدالرحمن کاغانی احمدی قادیان شفاخانہ
خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب ضلع گورداسپور۔
محصولڈاک بذمہ خریدار

سچائی کا جھنڈا

اشتہار و نکی گرم بازاری مضمون کی تیز طراری مریضون کی آہ و زاری آجکل وہ سمان دکھلا رہی ہے۔ کہ الاماں لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں چلتا ہے ہم پہر دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پہر منگواؤ پہلا اس مین بہی کچہہ دہوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دونون مختلف قسم کی بدکاریون کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے مینی امراض کے لیئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چندروز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالےٰ فوراً دفع ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لیے مفید ہے ہمارا یہ کام نہ تہا کہ ہم لکہہ مارین کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے۔ اول مفت منگایئے پہر اگر شفا ہو تو طلب فرمایئے قیمت فی بکس عہ

طلا طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریون سے یہ امراض لاحق ہوتے ہین۔ اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کہائیں انشاء اللہ تعالے وہ اسکو پایئے قیمت چہہ ماشہ عہ

سرمہ سلیمانی یہ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑہانیوالا قیمت فیتولہ ۸

سنون دندان:۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس ۴

المشتہر
حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی

حضرت امام مغفور کے کلمات طیبات

"کلام الامام"

اے سونیوالو جاگو کہ وقت بہار ہے
اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اس سے ہیں جدا

اس رُخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا
جنت بھی ہے یہی کہ ملے یار آشنا

اے حب جاہ والو یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں

دیکھو تو جا کے اُنکے مقابر کو اک نظر
سوچو کہ اب وہ ہیں تمہارے گئے کدھر

اک دن وہی مقام تمہارا مقام ہے
اک دن یہ صبح زندگی کی تم پہ شام ہے

اکدن تمہارا لوگ جنازہ اٹھا ئینگے
پھر دفن کرکے گھر میں تاسف سے آئینگے

اے لوگو عیش دنیا کو ہرگز وفا نہیں
کیا تم کو خوف مرگ و خیال فنا نہیں

سوچو کہ باپ دادے تمہارے کدھر گئے
کس نے بلا لیا وہ سبھی کیوں گذر گئے

وہ دن بھی ایکدن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے

ڈھونڈو وہ راہ جس سے دل و سینہ پاک ہو
نفس دنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

ملتی نہیں عزیزو فقط قصوں سے یہ راہ
وہ روشنی نشانوں سے آتی ہے گاہ گاہ

وہ لغو دین ہے جس میں فقط قصہ جات ہیں
ان سے رہیں الگ جو سعید الصفات ہیں

صد حیف اس زمانہ میں قصوں پہ ہے مدار
قصوں پہ سارا دین کی سچائی کا انحصار

پر نقد معجزات کا کچھ بھی نشاں نہیں
پس یہ خدا کے قصہ خدائے جہاں نہیں

دنیا کو ایسے قصوں نے یکسر تباہ کیا
مشرک بنا کے کافر و روسیاہ کیا

جس کو تلاش ہے کہ ملے اسکو کردگار
اسکے لیے حرام جو قصوں پہ ہو نثار

اُسکا تو فرض ہے کہ وہ ڈھونڈے خدا کا نور
تا ہووے شک و شبہ بھی اُسکے دل سے دور

تا اسکے دل پہ نور یقین کا نزول ہو
تا وہ جناب عز وجل میں قبول ہو

قصوں سے پاک ہونا کبھی کیا مجال ہے
سچ جانو یہ طریق سراسر محال ہے

قصوں سے کب نجات ملے ہے گناہ سے
ممکن نہیں وصال خدا ایسی راہ سے

مردہ سے کب امید کہ وہ زندہ کر سکے
اس سے تو خود محال کہ رہ بھی گذر سکے

وہ رہ جو ذات عز وجل کو دکھاتی ہے
وہ رہ جو دل کو پاک و مطہر بناتی ہے

وہ رہ جو یار گم شدہ کو ڈھونڈ لاتی ہے
وہ رہ جو جام پاک یقین کا پلاتی ہے

وہ تازہ قدرتیں جو خدا پر دلیل ہیں
وہ زندہ طاقتیں جو یقین کی سبیل ہیں

ظاہر ہے یہ کہ قصوں میں انکا اثر نہیں
افسانہ گو کو راہ خدا کی خبر نہیں

اس بے نشان کی چہرہ نمائی نشان سے ہے
سچ ہے کہ سب ثبوت خدائی نشان سے ہے

کوئی بتلائے ہمکو کہ غیروں میں یہ کہاں
قصوں کی چاشنی میں حلاوت کا کیا نشاں

یہ ایسے مذہبوں میں کہاں ہے دکھایئے
منہ گزاف قصوں میں ہرگز نہ جایئے

جب سے کہ قصے ہو گئے مقصود راہ میں
آگے قدم ہے قوم کا ہر دم گناہ میں

تم دیکھتے ہو قوم میں عفت نہیں رہی
وہ صدق و صفا وہ طہارت نہیں رہی

مومن کے جو نشان ہیں وہ حالت نہیں رہی
اس یار بے نشان کی محبت نہیں رہی

اک سیل چل رہا ہے گناہوں کے زور سے
سنتے نہیں ہیں کچھ بھی معاصی کے شور سے

کیوں بڑھ گئے زمین پہ برے کام اسقدر
کیوں ہو گئے عزیزو یہ سب لوگ کور و کر

کیوں اب تمہارے دل میں وہ صدق و صفا نہیں
کیوں اسقدر ہے فسق کہ خوف و حیا نہیں

کیوں زندگی کی چال سبھی فاسقانہ ہے
کچھ اک نظر کرو یہ کیسا زمانہ ہے

اسکا سبب یہی ہے کہ غفلت ہی چھا گئی
دنیائے دوں کی دل میں محبت سما گئی

تقوی کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

ہر دم کے خبث و فسق سے دل پر پڑے حجاب
آنکھوں سے انکی چھپ گیا ایمان کا آفتاب

جس کو خدائے عز وجل پر یقین نہیں
اس بد نصیب شخص کا کوئی بھی دین نہیں

پر وہ سعید جو کہ نشانوں کو پاتے ہیں
وہ اس سے ملکے دل کو اسی سے لگاتے ہیں

وہ اس کے ہو گئے ہیں اسی سے وہ جیتے ہیں
ہر دم اسی کے ہاتھ سے وہ جام پیتے ہیں

جس مے کو پی لیا ہے وہ اس مے سے مست ہیں
سب دشمن اُنکے انکے مقابل میں پست ہیں

کچھ ایسے مست ہیں وہ رخ خوب یار سے
ڈرتے کبھی نہیں ہیں وہ دشمن کے وار سے

ان سے خدا کے کام سبھی معجزانہ ہیں
یہ اسلیئے کہ عاشق یار یگانہ ہیں

ان کو خدا نے غیروں سے بخشی ہے امتیاز
ان کے لئے نشان کو دکھاتا ہے کارساز

جب دشمنوں کے ہاتھ سے وہ تنگ آتے ہیں
جب بد شعار لوگ انہیں کچھ ستاتے ہیں

جب اُنکے مارنیکے لئے چال چلتے ہیں
جب اُنسے جنگ کرنیکو باہر نکلتے ہیں

تب وہ خدائے پاک نشاں کو دکھاتا ہے
غیروں پہ اپنا رعب نشاں سے جماتا ہے

کہتا ہے یہ تو بندۂ عالیجناب ہے
مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے

اِتحادِ بین المسلمین

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ جس کے ہر رکن میں اتحاد و وحدت کی تعلیم عملی رنگ میں دیگئی ہے - اور پھر مسلمانوں کی قوم ہی آج ایک ایسی قوم ہے - جس کا شیرازہ اتحاد پراگندہ ہو رہا ہے - ایسی حالت اور صورت میں درد مند دل اس کمی کو محسوس کرتے ہیں اور چاہتے ہیں - کہ مسلمانوں میں پھر اتحاد و اتفاق کی صورت نمایاں ہو اور وہ ان آثار خیر سے متمتع ہوں جو وحدت ارادی پر ملتے ہیں۔

اس سوال کو حل کرنیکے لئے بڑی بڑی بحثیں ہوئی ہیں - مختلف انجمنیں قائم ہوئیں اور رسالوں اور اخبارات میں بحثیں اٹھائی گئی ہیں - مگر یہ سوال اپنے مرکز پر اسی طرح قائم ہے - اسوقت جبکہ دوسری قومیں اور جماعتیں فکر میں لگی ہوئی ہیں - کہ ان میں قومیت اور وحدت کا اصل مفہوم پیدا ہو جائے ہمارے لئے اس سوال پر غور کرنیکی ایسی ہی ضرورت ہے جیسی اس سے پہلے تھی - میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ وہ لوگ جو کسی ایک یا دوسرے پہلو سے قوم کے لیڈر سمجھے جاتے ہیں - ان میں بجائے خود اتحاد اور اتفاق ہونیکے سخت اختلاف اور ضد ہے - انجمنیں جو قومی وحدت کا عملی نمونہ ہیں ان میں پھوٹ اور سر پھٹول کی کارروائی کام کر رہی ہے - اخبارات جو قومی مذاق کی اصلاح کرنیوالے ہوتے ہیں اور قوم میں بیداری کا احساس پیدا کر سکتے ہیں - انکی اغراض اپنی ذاتی مفاد اور منافع تک محدود ہیں ایسی صورت میں اتفاق ہو تو کیونکر؟ اور اتحاد کی صورت پیدا ہو تو کیسے؟ بلکہ اگر کوئی شخص اس قسم کے مضامین پر قلم اٹھائے تو اسے دیوانہ کہا جائے - لیکن میں ایک واقعی ضرورت کو محسوس کر کے اس قوم کو آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں

کس بشنود یا نشنود من گفتگوے مے کنم

اتحاد بین المسلمین کے سوال پر بحث کرتے ہوئے جس امر کو سب سے اول ہمیں مد نظر رکھنا چاہئے - وہ یہ ہے - کہ کیا مسلمانوں میں اتفاق ممکن بھی ہے - یا نہیں؟ اور اگر ممکن ہے تو کیونکر؟

اس سوال کی شق اول کے لئے تو مجھے اتنا ہی کہدینا کافی ہے - کہ جب اسلام کل دنیا کے لیئے ایک عالمگیر مذہب ہے - اور نوع انسان کے لیئے آیا ہے - تو اس میں اتفاق اور وحدت پیدا کرنیکی ایسی زبردست قوت ہے جس کی نظیر دوسری جگہ نہیں مل سکتی کیونکہ مختلف خیال مختلف مذاق اور مختلف طبقوں عمروں اور ملکوں کے لوگوں کو جب وہ مذہب جیسی عظیم الشان شے پر متحد کر سکتا ہے تو وہ کیوں اتحاد پیدا نہیں کر سکتا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوت قدسی اور زبردست طاقت کے عملی نمونہ سے دکھا دیا - کہ کس طرح پر مختلف طبقوں کے لوگوں کو اپنے متحد فی الارادہ کر دیا تھا - جس نے دنیا کی تاریخ کا ایک زرین باب قائم کر دیا - پھر اس تاریخی واقعہ کا کون انکار کر سکتا ہے

میں اس پر زیادہ بحث نہ کر کے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اتحاد ہو کیسے سکتا ہے؟ اس سوال کے حل کرنے کے لیئے بھی ہمیں خیالی تجاویز پیش کرنیکی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسی عملی نمونہ کو دیکھنا چاہیئے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھایا ہے - کیونکہ نرے قوانین اور قواعد کے دینے سے ہی کوئی قوم متمدن قوم نہیں بن سکتی جب تک ان قوانین پر عملدر آمد کرا کے نہ دکھایا جاوے یہ امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور مسلمانوں کی ابتدائی زندگی پر غور کرنیسے معلوم ہو سکتا ہے - کہ کس طرح پر انہیں ان ہدایتوں پر کاربند کرایا گیا جو انہیں دیگئی تھیں - مگر میں یہاں صرف اسی ایک ہدایت اور قانون کو پیش کرونگا - جو اتحاد بین المسلمین کے لیئے آپ نے دیا تھا - وہ مبارک قانون ان پاک الفاظ میں تھا - واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا الآیۃ یہ ہدایت دینے کو تو ہر شخص دے سکتا ہے - مگر وہ بات کیا ہے - جس سے وہ عملدر آمد بھی کرا دے میری سمجھ میں یہ بات کہ ایسا حکم دیکر تمام اختلافوں اور نزاعوں اور خونریزیوں کو دور کر دیا جاوے ایسے انسان کا کام ہو سکتا ہے جو بڑے درجہ کی قوت قدسی رکھتا ہو اور خدا تعالے کے ساتھ ایک مخلصانہ اور وفادارانہ عبودیت کا تعلق اسے ہو دوسری طرف مخلوق کے ساتھ انکی اصلاح و فلاح کے لیئے بے ریا اور بے غرض کامل محبت اور تعلق رکھتا ہو جب تک یہ بات نہ ہو ممکن نہیں ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ کے خشک لفاظ جو آسمان سے کوئی تعلق نہیں رکھتے اور زمینی کیڑے ہو کر یورپ کی مادی ترقیوں کو دیکھ کر اسکے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں - اور اس وجہ سے اپنے ہی منصوبوں پر ہر قسم کی قومی ترقیوں کا مدار اور انحصار سمجھتے ہیں اس بات کو خفیف سمجھیں اور اس پر ہنسیں - مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ وقت آتا ہے جب اونہیں

اسی اصل پر سر جھکانا پڑے گا

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا اسی راہ پر چلنے سے یہ بات پیدا ہو سکتی ہے - اسلام اور دوسرے مذاہب میں یہی فرق ہے - کہ وہ ایک امام مفترض الطاعۃ کے نیچے چلنے کی ہدایت کرتا ہے - آریوں - برہموؤں اور دوسرے مذاہب کے اندر جو خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں اور جن امور کی کمی نے ان کی قومیت اور مذہب کو صدمہ پہونچایا وہ یہی ایک امر ہے کہ ان میں وہ زندہ شخصیت نہیں ہے - زندہ شخصیت ہی ایک ایسی طاقت اور قدرت ہے جو تمام قسم کے نزاعوں اور اختلافوں کو مٹا سکتی ہے - اسکے سوا تمام مذاہب ہیچ اور کمزور ہیں ایسی حالت میں گویا ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان ایک شخصیت جسکو دوسرے لفظوں میں امام مفترض الطاعۃ کہتے ہیں کے ساتھ سچا تعلق اور پیوند اختیار کریں اور اس راہ پر چلیں جو صحابہ کی راہ تھی تب ممکن ہے کہ بعض فروعی امور میں کوئی اختلاف رکھتے ہوئے بھی مسلمان آپس میں مل سکیں جب تک یہ راہ اختیار نہ کیجاویگی میں امید نہیں کر سکتا کہ کوئی نسخہ مفید اور کارگر ثابت ہو باقی رہا یہ امر کہ وہ شخصیت کونسی ہے اسکے لیئے آسان راہ ہے - دیکھو اور تجربہ کرو - میں اپنے علم اور تجربہ کی بنا پر سلسلہ احمدیہ کو پیش کرتا ہوں یہی ایک جماعت ہے - جو اس اصل پر کاربند ہو کر چلی ہے - اور اسوقت بھی جو ایک امام رکھتی ہے - اسکے تمام افراد عالم و جاہل چھوٹے بڑے امیر و غریب سب کے سب یہی مذہب رکھتے ہیں کہ اپنے امام کی اطاعت کریں اور اسکے حکم کے سامنے اپنے تمام فیصلوں اور نزاعوں کو ہیچ سمجھیں یہی راہ اتحاد کی ہے جو اسی اصل پر ہے - جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا تھا اور

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پچھلا مہینہ

صدر انجمن احمدیہ کے ماہوار رسالہ کا گوشوارہ خصوصیت سے جماعت کی توجہ کے قابل ہوتا ہے میں نے سکرٹری صاحب کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اس گوشوارہ کے متعلق کسی قدر نوٹ دیدیا کریں تو زیادہ مفید ہو کیا عجب وہ آئندہ اس التزام کو پسند کریں میں بھی اپنا فرض سمجھکر اسلئے قومی توجہ کے لیئے پیش کرتا ہوں میرا خیال ہے کہ معزز معصر بدر بھی اس قسم کے قومی مشترکہ مضامین کو شائع کرتا رہے گا۔

جنوری ۱۹۱۰ء کا رسالہ میرے سامنے ہے ڈسمبر ۱۹۰۹ء کے شائع شدہ رسالہ کے گوشوارہ سے عام مقابلہ کرنیکے بعد ناظرین معلوم کریں گے کہ یکم جنوری ۱۹۱۰ء کو کل مدات کا بقایا سترہ ہزار پانچسو چھتیس روپیہ دو آنہ گیارہ پائی تہا اور یکم ڈسمبر ۱۹۰۹ء کو چودہ ہزار چھ سو بانوے روپیہ گیارہ آنہ گیارہ پائی تہا اس لحاظ سے یکم جنوری ۱۹۱۰ء کو دو ہزار آٹھ سو چالیس روپیہ سات آنہ زیادہ ملتے۔ لیکن اگر اس رقم میں سے چار ہزار چار سو روپیہ جو بھیرہ کی ایک جائداد کی فروخت کی رقم ڈسمبر کی آمدنی میں اضافہ ہوئی ہے نکال دیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ ڈسمبر ۱۹۰۹ء کی آمدنی میں ڈیڑھ ہزار سو زاید کی کمی ہے اور یہی وہ امر ہے جسکو میں قوم کی توجہ کیلئے پیش کرنا چاہتا ہوں اور مختلف مدات کی آمدنی کا مقابلہ کرکے دکہاتا ہوں۔

مدرسہ

نومبر ۱۹۰۹ء میں کل آمدنی ۹-۰-۱۱۱۱ تھی دسمبر میں یہ آمدنی صرف پانچسو چھ روپیہ ا ر ۶ پائی ہوئی اور آمدنی میں چھ سو پانچ روپیہ دو آنہ تین پائی کی کمی ہوئی۔ اخراجات میں بمقابلہ نومبر ۱۹۰۹ء [illegible] کی بیشی ہوئی۔

اشاعت اسلام

اشاعت اسلام میں نومبر ۱۹۰۹ء کو کل آمدنی پانچسو تین روپیہ چودہ آنہ چھ پائی ہوئی اور ڈسمبر ۱۹۰۹ء میں یہ آمدنی گھٹ کر دو سو چوراسی روپیہ پانچ آنہ تین پائی رہ گئی اور خرچ نومبر میں چار سو اکتیس روپیہ پندرہ آنہ ۹ پائی تہا اور ڈسمبر میں تین سو پندرہ روپیہ اس طرح پر اخراجات میں ایکسو سولہ روپیہ پندرہ آنہ ۹ پائی کی کمی ہے مگر اخراجات کی مدات پر غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ ڈسمبر ۱۹۰۹ء کے اخراجات میں طبع اور روانگی کے اخراجات غالباً شامل نہیں۔ جو ڈسمبر میں مالعہ روپیہ کے قریب ہوئے ہیں اخراجات عملہ میں بمقابلہ نومبر ۱۲ کے قریب ڈسمبر میں اضافہ ہوا ہے اگر یہ اخراجات طبع وغیرہ میں سے منہا کر دیئے جاویں تو بھی قریباً ایکسو گیارہ روپے کے قریب کمی ہے اگر یہ فی الواقعہ کمی ہے تو مبارک امر ہے کہ کمی کیساتھ اخراجات میں بھی کمی ہوئی اور اگر مذکورہ بالا اخراجات شامل نہیں ہوئے۔ تو پھر یہ خرچ بھی آمدنی کے مقابلہ میں زیادہ ہے

مقبرہ بہشتی

نومبر ۱۹۰۹ء میں آمدنی پانچسو باسٹھ روپیہ چودہ آنہ چھ پائی تھی۔ اور دسمبر ۱۹۰۹ء میں صرف تین سو اٹھارہ روپیہ چھ آنہ چھ پائی جو گزشتہ مہینے کے مقابلہ میں ۸-۲۴۴ کم ہے اور اخراجات ڈسمبر میں بمقابلہ نومبر ۶-۳-۵ کم ہوئے اور اس لحاظ سے ۶-۳-۹۳ کے قریب اس مد میں بھی کمی رہی۔

لنگرخانہ

نومبر ۹ء میں آمدنی چھ سو چھیالیس روپیہ تیرہ آنہ تھی اور ڈسمبر میں سات سو بائیس روپیہ چھ آنہ چھ پائی۔ لنگر کی آمدنی میں پچھلی تحریک سے کچھ نہ کچھ اضافہ ہوا۔ مگر لنگر ابھی تک یکم جنوری ۱۰ء کو نوسو دس روپے دو آنہ ۹ پائی کا مقروض تھا۔ جو نومبر کے مقابلہ میں پچاسی روپے سوا چودہ آنہ زیادہ ہے۔

یتامیٰ

مدیتامیٰ کی آمدنی نومبر ۹ء میں ۹-۲-۴۸ تھی اور اور ڈسمبر میں ۴ کم خرچ نومبر میں ۱۔ اور دسمبر میں ہے گویا خرچ میں ۱ کمی ہوئی۔

مساکین

مد مساکین کی آمدنی میں بمقابلہ نومبر ۹ء بقدر دو سو سولہ روپے کے کمی ہوئی اور اخراجات میں بقدر ایکسو پچاسی روپے ساڑھے چار آنہ بیشی ہوئی۔

زکوٰۃ

مد زکوٰۃ کی آمدنی میں ۹-۱-۷ کی کمی ہوئی اور اخراجات میں ۱۲-۱۱ کا اضافہ

مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ کی آمدنی میں ۳-۱۲-۱۵ کی کمی اور خرچ میں ۶-۷-۱۶ کی بیشی یہ سلسلہ کی عام مدات کا گوشوارہ ہے جو بعد مقابلہ ناظرین کے سامنے رکہا گیا ہے۔ اب احمدی قوم کا فرض ہے کہ وہ اسپر غور کرے جن مدات میں اخراجات بڑھے ہوئے ہیں۔ انکو کم کرنیکا انتظام کیا جاوے۔ اور آمدنی کے ذرایع کو بڑہانیکی فکر کیجاوے

آمدنی کی کمی کی وجوہات کو غور کرنا صدر انجمن کے ٹرسٹیوں کا خصوصیت سے کام ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ اس سے بیفکر نہیں ہونگے۔

میں اسموقعہ پر خصوصیت سے لنگرخانہ کی طرف قوم کو توجہ دلاتا ہوں۔ لنگرخانہ اسوقت نوسو دس روپیہ کا مقروض ہے اور اگر اس قرض کو جلد تر ادا کرنیکی فکر نہ کیگئی تو یہ مد اور بھی کمزور ہوجائے گی اور پھر اسکا اثر لازماً دوسری مدات پر پڑیگا۔ اسلیئے اس کمی کو پورا کرنیکی طرف توجہ کی جاوے حضرت مسیح موعود مغفور کے بعد لنگرخانہ کے اخراجات کا صدر انجمن کے ہاتھ میں آنیسے ایک عظیم الشان فائدہ ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنی غلط فہمی اور ناسمجھی سے یہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ حضرت کے پاس لاکھوں روپیہ آتے ہیں اور لنگرخانہ کے اخراجات میں معاذ اللہ فضول خرچ ہوجاتے ہیں انہیں اب غور کرنا چاہیئے کہ وہی لنگرخانہ ہے۔ اور وہی اسکے اخراجات اور آمدنی اسپر بھی لنگرخانہ مقروض ہے حل اس سوال کا دراصل یہ کوئی خاص ستر تھا۔ جو دوسرے لوگ نہیں سمجھ سکتے کہ کسطرح پر حضرت کے ہاتھ میں یہ کام چلتا تہا۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی خاص فضل ہی تہا۔ بہرحال لنگرخانہ کے اس قسم کے مشکلات غیر مفید نہیں بلکہ ایک پہلو سے نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ اگرچہ حضرت مغفور کے زمانہ میں بھی بعض اوقات کمی آمدنی کیوجہ سے سخت تکلیفیں پیش آجاتی تھیں مگر وہ بابرکت ہاتھ اس انتظام کو نباہے جاتے تھے۔

لنگرخانہ کی مد میں خاص رقم جمع رہنی چاہیے چہ جائیکہ وہ مقروض ہو اسپر بار بار تاکیدی تحریکیں کرنیکی ضرورت نہیں رہنی چاہیے۔ مگر اسباب کچھ ایسے پیش آرہے ہیں کہ تحریک کرنیکی حاجت محسوس ہوتی ہے۔ مختلف انجمنیں اگر کم از کم مستقل طور پر ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار کا انتظام کردیں تو لنگرخانہ کے اخراجات کی طرف سے کسی حد تک بیفکری ہوسکتی ہے۔ سلسلہ کی ضروریات دن بدن اس بچہ کی طرح بڑھ رہی ہیں جو اپنی عمر میں بڑھتا جاتا ہے۔ اسلئے اسکی کسی ایک ضرورت کو بھی غیر ضروری قرار دیکر کام کرنا پڑتا ہے اسی طرح پر سلسلہ کی کسی ایک یا دوسری مد یا ضرورت کو نامناسب یا غیر واجب نہیں کہہ سکتے۔ سب کے لئے یکساں توجہ کی ضرورت ہے تاہم جو اہم ہیں وہ اہم ہیں۔ اس لحاظ سے میں لنگرخانہ کو سب سے زیادہ اہم قرار دیکر قوم کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایسے قرض کے بوجھ سے سبکدوش کرکے اس کے اخراجات کے لئے کسی مستقل آمد کا انتظام کرے ۔

گورنمنٹ برطانیہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ جس کے امام و پیشوا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مغفور مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے۔ موجودہ امام اور خلیفۃ المہدی حضرت مولوی نورالدین ایدہ اللہ بروح الامین نے گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق اپنے عقیدہ اور دلی جذبات بارہا ظاہر کر چکا ہے۔ اور گورنمنٹ کے ذمہ وار آفیسر اور عہدہ دار ہمارے خیالات سے بخوبی واقف ہیں لیکن ان دنون سول اینڈ ملٹری گزٹ مین ایک نوٹ شایع ہوا ہے کہ گورنمنٹ کی خیر خواہی اور اطاعت و وفاداری کے متعلق مختلف جماعتون کی طرف سے رسائل کا شایع ہونا مفید ہو سکتا ہے اس بنا پر مین سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ادنیٰ خادم ہونیکی حیثیت سے سب سے اول اپنا فرض سمجھتا ہون کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے امام و پیشوا کی طرف سے جو تحریرین اسباب مین شایع ہو چکی ہین انہین سلسلہ وار شایع کر دون اور اس طرح وفاداری کے ان پاک جذبات کی تجدید کر سکون جو ہم اپنی محسن گورنمنٹ کے متعلق رکھتے ہین یہ مضمون بہت طویل ہوگا۔ اسلیئے کہ سالہا سال کی تحریرون کا اقتباس ہے لیکن مین اور میرے ناظرین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام ممبر اسی امر مین خوشی محسوس کرینگے کہ اس مقصد کے لیئے الحکم مین ایک صفحہ مخصوص کر دیا جاوے امید ہے۔ کہ اسکو غور سے پڑہا جاویگا۔ اور اسکی عام اشاعت کی کوشش کیجائے گی وباللہ التوفیق ؎

گورنمنٹ برطانیہ کی برکات دینی نظر سے

حضرت مسیح موعود مغفور براہین احمدیہ کی تیسری جلد کے شروع مین ڈاکٹر ہنٹر کے اعتراضات متعلقہ وفاداری مسلمانان کا جواب دیکر علمائے اسلام کو گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ جہاد کرنیکی ممانعت کا فتویٰ شایع کرنے کی زبردست تحریک کرنے کے بعد فرماتے ہین۔

بالآخر یہ بات بھی ظاہر کرنا ہم اپنے نفس پر واجب سمجھتے ہین کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہ حق واجب ہے کہ بنظر ان احسانات کے کہ جو سلطنت انگلشیہ سے اسکی حکومت و آرام بخش حکمت کے ذریعہ سے عامہ خلائق پر وارد ہیں سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالیٰ کی ایک نعمت سمجھین اور مثل نعماء الٰہی کے اسکا شکر بھی ادا کرین لیکن پنجاب کے مسلمان بڑے ناشکر گزار ہونگے اگر وہ اس سلطنت کو جو انکے حق مین خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ نعمت عظمیٰ یقین نہ کرین ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اس سلطنت سے پہلے وہ کس حالت پرملالت مین تھے۔ اور پھر کیسے امن و امان مین آگئے۔ پس فی الحقیقت یہ سلطنت انکے لئے ایک آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے۔ جس کے آنیسے سب تکلیفین ان کی دور ہوئین۔ اور ہریک قسم کے ظلم و تعدی سے نجات حاصل ہوئی۔ اور ہریک ناجائز روک اور مزاحمت سے آزادی میسر آئی کہ کوئی ایسا مانع نہین۔ کہ جو ہمکو نیک کام کرنیسے روک سکے یا ہماری آسایش مین خلل ڈال سکے پس حقیقت مین خداوند کریم رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانون کے لیئے ایک باران رحمت بھیجا ہے جس سے پودہ اسلام کا پھر اس ملک پنجاب مین سرسبز ہوتا جاتا ہے۔ اور جس کے فواید کا اقرار حقیقت مین خدا کے احسانون کا اقرار ہے یہی سلطنت ہے جس کی آزادی ایسی بدیہی اور مسلم الثبوت ہے کہ بعض دوسرے ملکوں سے مظلوم مسلمان ہجرت کرکے اس ملک مین آنا بدل و جان پسند کرتے ہین جس صفائی سے اس سلطنت کی ظل حمایت مین مسلمانون کی اصلاح کے لیئے اور انکی بدعات مخلوط دور کرنیکے لیئے وعظ ہو سکتا ہے۔ اور جن تقریبات سے علماء اسلام کو ترویج دین کیلیئے اس گورنمنٹ مین جوش پیدا ہوتے ہین اور فکر اور نظر سے اعلیٰ درجہ کا کام پڑتا ہے۔ اور عمیق تحقیقاتون سے تائید دین متین مین تالیفات ہوکر حجۃ اسلام مخالفین پر پوری کیجاتی ہے وہ میری دانست مین آجکل کسی اور ملک مین ممکن نہین۔ یہی سلطنت ہے جس کی عادلانہ حمایت سے علماء کو مدتوں کے بعد گویا صدہا سال کے بعد یہ موقعہ ملا کہ بے دھڑک بدعات کی آلودگیوں سے اور شرک کی خرابیوں سے اور مخلوق پرستی کے فسادون سے مسلمانون لوگون کو مطلع کرین اور اپنے رسول مقبول کا صراط مستقیم کہولکر بتلاوین کیا ایسی سلطنت کی بدخواہی جس کے زیر سایہ تمام مسلمان امن اور آزادی سے بسر کرتے ہین اور فرائض دین کو کما حقہ بجالاتے ہین۔ اور ترویج دین مین سب ملکوں سے زیادہ مشغول ہین جائز ہو سکتی ہے۔ حاشا و کلا ہرگز جائز نہین اور نہ کوئی نیک اور دیندار آدمی ایسا بد خیال دل مین لا سکتا ہے۔ ہم سچ سچ کہتے ہین کہ دنیا میں آج یہی ایک سلطنت ہے جس کے سایہ عاطفت مین بعض بعض اسلامی مقاصد ایسے حاصل ہوتے ہین کہ جو دوسرے ممالک مین ہرگز ممکن الحصول نہین شیعون کے ملک میں جاؤ تو وہ سنت جماعت کے وعظون سے افروختہ ہوتے ہین اور سنت جماعت کے ملکون مین شیعہ اپنی رائے ظاہر کرنیسے خائف ہین ایسا ہی مقلدین موحدین کے شہرون میں اور موحدین مقلدین کی بلاد مین دم نہین مار سکتے اور گو کسی بدعت کو اپنی آنکھ سے دیکھ لین منہ سے بات نکالنے کا موقعہ نہین رکھتے آخر یہی سلطنت ہے جسکی پناہ مین ہریک فرقہ امن و آرام سے اپنی رائے ظاہر کرتا ہے۔ اور یہ بات اہل حق کے لیئے نہایت ہی مفید ہے کیونکہ جس ملک مین یہ بات کہ انکی گنجایش ہی نہین نصیحت دینے کا حوصلہ ہی نہین اس ملک مین کیونکر راستی پھیل سکتی ہے۔ راستی پھیلانیکے لیئے وہی ملک مناسب ہے جس مین آزادی سے اہل حق وعظ کر سکتے ہین یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ دینی جہادون سے اصلی غرض آزادی کا قائم کرنا اور ظلم کا دور کرنا تھا۔ اور دینی جہاد انہی ملکوں کے مقابلے پر ہوئے تھے جن مین واعظین کو اپنے وعظ کیوقت جان کا اندیشہ تھا۔ اور جن مین امن کیساتھ وعظ ہونا قطعی محال تھا اور کوئی شخص طریقہ حقہ کو اختیار کرکے اپنی قوم کے ظلم سے محفوظ نہین رہ سکتا ہے۔ لیکن سلطنت انگریزی کی آزادی نہ صرف ان خرابیوں سے خالی ہے۔ بلکہ اسلامی ترقی کی بدرجہ غایت ناصر اور موید ہے۔ مسلمانون پر لازم ہے۔ کہ اس خداداد نعمت کی قدر کرین۔ اور اس کے ذریعہ سے اپنی دینی ترقیات میں قدم بڑہا دین

(باقی دوسرے نمبر مین)

یسوعی مذہب پر کچھ نوٹ

اس عنوان کے نیچے الحکم میں یورپی یا یسوعی مذہب پر انشاء اللہ مضامین اور نوٹ وقتاً فوقتاً شائع ہوا کرینگے (ایڈیٹر)

خدا تعالیٰ کی نسبت یسوعی عقیدہ

حالانکہ صلیبیوں نے خدا تعالیٰ کے متعلق جو عقیدہ تراش کر انجیل کے سر تھوپا ہے۔ نہایت عجیب و غریب ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ اقنوم ثانی یعنی ابن اللہ قدیم سے اسبات کا خواہشمند تھا کہ کسی انسان کو بیگناہ پاکر اس سے تعلق پیدا کرے ایسا تعلق کہ وہی ہو جاوے" مگر ایسا انسان یسوع سے پہلے نہ ملا اور یسوع سے پہلے جو ایک لمبا سلسلہ نوع انسان کا تہا وہ سب کا سب ان صفات سے عاری اور تہیدست تہا لہذا اقنوم ثانی نے اس سے تعلق پیدا کیا۔ اور یسوع اور اقنوم ثانی ایک ہو گئے اور جسم ان کے لیئے ایک لازمی صفت ٹھہری جو ابد الاباد تک منفک نہیں ہوگی اس طرح پر اقنوم ثانی ایک جسمانی خدا بنگیا۔ یعنے یسوع اور دوسری طرف روح القدس بھی جسمانی طور پر ظاہر ہوا۔ اور وہ کبوتر بنگیا۔ اب یسوعی حضرات کے نزدیک خدا سے مراد وہ انسان ہے جو یسوع کہلاتا تہا اور وہ کبوتر ہے جو روح القدس کہلاتا تہا۔ یا یہ کہ دیووں کے سوا کچھ بھی نہیں۔ !!

کچھ اور بھی

یسوعی صاحبان یہ بھی کہتے ہیں کہ اقنوم ثانی کا تعلق جو یسوع صاحب سے استحاد اور عینیت کے طور سے تہا یہ پاک ہونے اور پاک رہنے کی شرط سے تہا اور اگر وہ گناہ سے پاک نہ ہوتا۔ یا آیندہ پاک نہ رہ سکتا تو یہ تعلق بھی نہ رہتا" اس سے معلوم ہوا کہ یہ تعلق کسبی ہے نہ وہبی اور اس قاعدہ کے روسے فرض کر سکتے ہیں کہ ہر شخص جو پاک رہے وہ بلا تامل خدا بن سکتا ہے۔ اور یہ کہنا کہ بجز یسوع کسی دوسرے شخص کا گناہ سے پاک رہنا ممتنع ہے یہ ایک دعوے ہے جسکی کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ بالبداہت باطل ہے۔ کہ ملک صدق سالم بھی جو یسوع سے بہت عرصہ پہلے گزر چکا ہے گناہ سے پاک تہا۔ پس پہلا حق خدا بننے کا اسے حاصل تہا۔ ایسا ہی یسوعی بزرگ فرشتوں کا بھی کوئی گناہ ثابت نہیں کر سکتے پس وہ بھی بدرجہ اولیٰ خدا بننے کا استحقاق رکھتے ہیں؟

یسوع کب خدا بنا

اسی اعتقاد در سلسلہ میں یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ یسوعی صاحبان کا ایک گروہ یہ مانتا ہے کہ اقنوم ثانی کا تیس برس تک یسوع سے ہرگز تعلق نہ تہا۔ صرف کبوتر کے نزول کے وقت سے وہ تعلق شروع ہوا۔ اس سے ضروری طور پر ماننا پڑتا ہے۔ کہ یسوع تیس برس تک گنہگار اور مرتکب معاصی رہا کیونکہ اگر وہ اس عرصہ میں پاک صاف ہوتا۔ تو کیوں اقنوم ثانی اس سے تعلق پیدا نہ کرتا اور ایسا ہی کیوں ایک مخالف کے لیئے جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ یہی وجہ ہوگی جو پادری صاحبان تیس سالہ زندگی کے حالات پبلک میں پیش نہیں کرتے۔

یسوعی نجات کا لطیفہ

یسوعی مذہب کے لحاظ سے نجات کے لیئے توحید کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ضروری امر ہے۔ کہ اقنوم ثانی مجسم ہو کر تولد کی معمولی راہ سے پیدا ہو اور پھر صرف اس کی پیدایش بھی کافی نہیں۔ جب تک اس پر موت وارد نہ ہو اور نری موت بھی نہیں بلکہ وہ اقنوم ثانی جس نے یسوع کے ساتھ عینیت کا تعلق پیدا کیا ہے لعنتی نہ ہو گویا تمام مدار یسوعی نجات کا خدا کی لعنتی موت پر ہے۔ اور اس طرح پر انکے لئے خدا تعالیٰ کی وحدت ہرگز مفید نہیں ہو سکتی جب تک اس پر یہ تمام مصیبتیں اور ذلتیں وارد نہ ہوں یسوع کے پرستار! غور کرو انی تؤفکون

یسوعی نجات خدا کے عدل کو توڑتی ہے؟

پادری صاحبان کہتے ہیں۔ کہ جب تک یسوع کی صلیبی موت پر ایمان نہ لایا جائے خدائی عدل ہی قائم نہیں ہو سکتا ہے مگر پادری صاحبان یہ نہیں بتلاتے کہ یسوع کو جو انکے اعتقاد میں باعتبار اپنی انسانیت کے بالکل بے گناہ تہا صلیب پر مارنا اور لعنتی بنانا کس عدل کی بنا پر ہے؟ عدل کے پورا کرنے کے لیئے عدل کے خلاف کرنا یہ کس دانشمندی کا نتیجہ ہے۔

رحم بھی مفقود ہو گیا

پھر کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جہان کو پیدا کیا کہ اس کے لیئے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا جہان پر اگر رحم بھی کیا اور اپنے اکلوتے بیٹے کو ہلاک کر کے دنیا کو نجات دی تو بیٹے پر رحم کہاں ہوا وہ کس جرم اور قصور کے عوض بیرحمی کا شکار بنایا گیا۔

کفارہ پر ایک اعتراض

یسوع کی صلیبی اور لعنتی موت جسکا نام کفارہ رکھا جاتا ہے۔ وہ اس وجہ سے بھی باطل ہے کہ یا تو اس سے یہ مقصود ہو۔ کہ گناہ بالکل صادر نہ ہوں اور یا یہ مقصود ہوگا۔ کہ ہر قسم کے گناہ خواہ وہ حق العباد کی قسم سے ہوں یا حق اللہ کی قسم سے کفارہ کے ماننے سے ہمیشہ معاف ہوتے رہیں سو پہلی شق تو صریح البطلان ہے کیونکہ یسوعی صاحبان ہرگز اس امر کا اعتراف نہیں کر سکتے۔ اور نہ انکی عملی حالت ثابت کر سکتی ہے۔ کہ وہ کفارہ کو مان لینے کے بعد گناہ سے بالکل پاک صاف ہو گئے ہیں۔ اور صدور ذنوب ان سے رک گیا ہے۔ دو ہزار برس کے بعد لوگوں کا تو ذکر ہی فضول ہے جب کہ خود ان لوگوں کی غلطیاں اور کمزوریاں انجیل میں موجود ہیں۔ جو یسوع کے فیض صحبت سے تربیت یافتہ تھے۔ انمیں سے ایک نے گرفتار کرایا۔ دوسرے نے لعنت کی تا بدیگران چہ رسد۔ اب دوسری صورت باقی رہ جاتی ہے۔ کہ صدور ذنوب پر کوئی مواخذہ نہ ہو اگر یہ عقیدہ درست تسلیم کر لیا جاوے تو شریعت کی تقدیس اور احترام بالکل ضائع ہو جاتا ہے۔ اور پھر گناہوں کے لئے سیادت پیدا ہوتی ہے۔

یسوعی صاحبان سے ایک بات

مندرجہ بالا نوٹوں میں دکھایا گیا ہے کہ یسوعی عقیدہ کے روسے ذات باری کی شان پاک پر کس قسم کے حملے ہوتے ہیں۔ اور وہ عقیدہ انسانی فلاح اور فوز کے لئے کچھ بھی مفید اور مؤثر نہیں پھر کیا یسوعی صاحبان غور کرنیکی تکلیف نہ اٹھائینگے۔ کہ وہ دنیا کے سامنے کیا پیش کر رہے ہیں؟

جس عقیدہ کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ سے دور جا پڑے اسکو تمام برائیوں کی ماں کہنا چاہیئے۔ اسلیئے کہ تمام بدیاں اور بد معاشیاں صرف اسی ایک امر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ کہ انسان کا خدا تعالیٰ پر پورا یقین نہ ہو اور جس صورت میں اللہ تعالیٰ پر ہی سے ایمان اٹھ جاوے تو پھر بدیاں اور بد معاشیاں دنیا میں پیدا نہ ہوں تو کیا ہو؟ اسی ایک راز کی طرف اشارہ کر کے قرآن مجید

ہز آنر اور آریہ سماج

ہز آنر لاٹ صاحب پنجاب نے ہندو ڈیپوٹیشن کے جواب میں جو قابل قدر تقریر کی تھی وہ الحکم کے کالموں میں چھپ چکی ہے۔ اسی مہینے کی ۱۲ تاریخ کو ہز آنر نے ماسٹر درگا پرشاد صاحب پریسیڈنٹ لاہور آریہ سماج کے جواب میں جو چٹھی لکھی ہے اسنے آریہ سماج کے طبقہ میں خاص شہرت حاصل کی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج کے ممبروں کے لئے یہ چٹھی ایک آیت رحمت ہے آریوں میں جو جوش اظہار وفاداری کا اس چٹھی کے بعد پھیلا ہے۔ میں دل سے چاہتا ہوں کہ وہ مستقل اور دیرپا ہو

ہز آنر نے صاف طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ "بہت سے حکام دیا اہل الرائے کی رائے آریہ سماج کے خلاف ہے اور ہز آنر تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ایک ایسی ایسوسی ایشن ہے کہ اگر اسکی دانشمندی سے رہنمائی نہ کی جاوے تو بہت بڑی شرارت پیدا کر سکتی ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں کہ جب کہ سماج کی مقامی شاخیں ایسے ممبروں کے قابو میں آجادیں جو سفویانہ میلان رکھتے ہوں"۔

لیکن سر لوئی ڈین کو یقین نہیں ہے کہ بالفعل آریہ سماج بطور تمام جماعت کے غدار اور باغی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی دانشمند اور بہی خواہ ملک و ملت ایسا نہیں جو اس رائے کے پڑھنے سے افسردہ اور خوش نہیں ہو گا افسردگی کا باعث رائے کا اولین حصہ ہے اور خوشی کا آخری۔ مگر جب ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اسوقت تک بہ حیثیت ایک جماعت کے آریہ سماج کو کسی نے بھی باغی نہیں کہا ہاں **پولیٹیکل باڈی** کہا ہے تو اس میں آریوں کو اپنے مخالف الرائے لوگوں کو کوسنے اور گالیاں دینے کی کیا ضرورت تھی اگر انکی دامن انکے خیال میں صاف ہو گیا ہے تو مبارک اور اگر کوئی داغ ابھی باقی ہے۔ اور کوئی خطرہ اس جماعت کی نا تجربہ کار لیڈروں کے ذریعہ پہونچ سکتا ہے تو اسکا انسداد کریں کوئی شخص بھی خواہ وہ آریہ سماج کے ہاتھوں کیسا ہی دکھ دیا گیا ہو یہ پسند نہیں کرتا کہ ملک میں بدامنی ہو پھر اگر انہیں پولیٹیکل باڈی سمجھکر پولیٹیکل جدوجہد سے باز رہنے کی صلاح دیگئی تو وہ کیوں گھبراتے ہیں

لاہور کے آریہ اخبار **پرکاش** نے جو پولیٹیکل پرچہ ہے اور جس کے پولیٹیکل پرچہ ہونے پر میرے پاس انکے گھر کی شہادتیں موجود ہیں احمدیوں کو مرزائی لکھکر گالیاں دینا اور اپنی آرین تہذیب اور بے حوصلگی کا اظہار کرتا ہے۔ میں اس قسم کی اخلاق سے گری ہوئی تحریروں پر مزید نوٹس لینے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ایکے لئے مسٹر سو ہر سیال کا قلم کافی ہے اور اگر کوئی کمی پنڈت مدا اور اندر کے ذریعہ رہ گئی تھی تو پرکاش کے ایڈیٹر کو سنہری سرٹیفکیٹ ڈاکٹر حرپخیہ کے مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کے سوالات جرح میں ملجائیگا۔ بہرحال ملک کے تمام امن پسند اس کو خوشی سے دیکھیں گے

دیسی ریاستیں اور انسداد بغاوت

چونکہ بغاوت کے خیالات کی لہر اور پولیٹیکل لٹریچر کی موجیں انگریزی علاقہ سے اٹھکر دیسی ریاستوں تک جا پہونچی ہیں اسلئے گورنمنٹ ہند نے والیان ریاست کے نام ایک مراسلہ بھیجکر دریافت کیا تھا کہ باغیانہ تحریک کی دیسی ریاستوں میں کس طرح بیخکنی ہو سکتی ہے؟ اس مراسلہ کے جواب میں والیان ریاست نے جو جوابات دئے ہیں وہ گورنمنٹ گزٹ کے ایک غیر معمولی پرچہ میں چھاپ دئے گئے ہیں انکا خلاصہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ

اول کالجوں اور سکولوں میں مذہبی خیالات کے اوستاد مقرر کئے جائیں۔ دوم جن اخبارات میں ایسے مضامین شایع ہوں جن سے کسی قسم کی غلط فہمی کا احتمال ہو۔ تو ایڈیٹر کو بلا کر فہمایش کی جاوے۔

سوم۔ جس اخبار کو باغیانہ یا قابل اعتراض سمجھا جاوے اسے حکماً بند کر دیا جاوے اور ایسا حکم آخری حکم ہو۔

چہارم۔ دیسی والیان ریاست دورہ کر کے لیکچروں اور عملی ذرایع سے باغیانہ خیالات کو روکیں۔

پنجم۔ ہر ایک ریاست میں نگران کمیٹیاں ہوں جو ہر قسم کی تحریروں تقریروں اور دیگر قابل اعتراض تحریکوں کی نگرانی کریں۔

ششم سادھو وانہ رنگ میں پھرنیوالے لوگوں کی خصوصیت سے نگرانی ہو۔

اس قسم کی تجاویز مختلف والیان ریاست نے پیش کی ہیں اخبار نویسی کے نکتہ خیال سے مہاراجہ بڑودہ اور حضور نظام کی یہ رائے فی الحقیقت قابل قدر ہے۔ کہ اخبارات میں اگر قابل اعتراض مضامین شایع ہوں تو مقدمہ بنانے سے پہلے گویا انہیں فہمائش اور سرزنش ہونی چاہیئے اور انہیں موقعہ دینا چاہیئے۔ کہ وہ اسکی تردید کر دیں۔ اس طرح پر شور بھی پیدا نہیں ہوتا اور وقت محنت اور روپیہ سب بچ جاتے ہیں۔ بہرحال ملک کے امن و آسایش کے خواہشمند لوگوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ان اسباب کو ہاتھ میں لیں جو اس بلا کا سدباب کر سکیں۔

پولیٹیکل قتل

۲۴۔ جنوری کو کلکتہ میں ایک ہولناک قتل کا واقعہ ہوا یعنی خان بہادر شمس العالم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہے۔ جس نے مانک پور بم کیس میں نمایاں حصہ لیا تھا قاتل ایک ۱۸ سالہ بنگالی ہے جس نے ہائی کورٹ کلکتہ کے احاطہ میں ریوالور سے نشانہ کیا۔ قاتل نے گرفتار کرنیوالے سوار پر بم پھینکا۔ مگر وہ بچ گیا اور گرفتار کرنے میں کامیاب ہوا۔

ملزم شکل و صورت سے مشرقی بنگال کا باشندہ معلوم ہوتا ہے اور اپنا نام اور پتہ کچھ نہیں بتاتا۔ خان بہادر شمس العالم کا اگر کوئی قصور ہے تو صرف اتنا کہ اسنے ملزموں کو سزا دلانے میں اپنا فرض ادا کیا۔

اس قسم کی وارداتیں انارکسٹانہ جرائم کے کیرمز کی موجودگی کا پتہ دیتی ہیں۔ خان بہادر کی یہ موت سخت افسوسناک اور سنسنی خیز ہے۔ لیکن اسوجہ سے کہ ایک مسلمان اپنے ملک اور قیصر کی خدمت گذاری میں سفاکی سے قتل کیا گیا ہے۔ افسوسناک نہیں ہی ایسی ناپاک کوششیں اہل ملک کو متوجہ کرتی ہیں کہ وہ اس قسم کے شریروں کو ملک سے نابود کرنے میں پوری مدد دیں محکمہ تفتیش جرائم کلکتہ اسکے متعلق اپنا کام کر رہا ہے۔

نیم حکیموں پر آفت

تمام ہندوستان کے ہاسپٹل اسسٹنٹوں کی انجمن کا انتہائی

تعلیم و تالیف کے متعلق دلچسپ نوٹ

زبدۃ الحکماء کی قابل اعتراض کتاب

پیسہ اخبار نے اپنی رعایتی کتابوں کی فہرست کے ساتھ حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکما کی کتابوں کی فہرست دی ہے اس مین ایک کتاب اختیار النسل ہے جس کے مضمون کی تشریح ان الفاظ مین کیگئی ہے۔ "کثرت اولاد باعث مفلسی ہے اولاد کی پیدایش اگر روکنا چاہین تو رک سکتی ہے" مجھے اس کتاب کا اعلان پڑھکر سخت صدمہ ہوا کہ ایک مسلمان طبیب جو حاجی بھی ہے ایسی شرمناک حرکت کا مرتکب ہوتا ہے۔ جو قرآن مجید کے صریح خلاف ہے قرآن مجید مین لکھا ہے کہ لا تقتلوا اولادکم من خشیۃ املاق "اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو" اور یہ قتل اولاد مختلف صورتون مین ہوتا ہے جن مین سے مانع حمل ادویات کا استعمال بھی ایک ہے مین نے اس کتاب کو نہین دیکھا اور نہ کسی مسلمان کو ایسی لغو کتاب دیکھنی چاہیے۔ مگر جب کہ یہ کہا گیا ہے کہ اولاد کی پیدائش کو روکنے کی تجاویز گویا اس مین بتائی گئی ہین تو اس سے بڑھکر قرآن مجید کی صریح بے حرمتی کا ارتکاب کیا ہو سکتا ہے؟ مین حیران ہون کہ کیون زبدۃ الحکما صاحب نے ایسی کتاب لکھی اگر وہ اس کتاب کو تلف کر دینے کا اعلان نہین کرینگے تو مجھے مسلمانون مین اس تحریک کو پورے زور سے پیش کرنیکی ضرورت ہوگی۔ کہ ان کے کارخانہ کو بائیکاٹ کیا جاوے اسلیئے کہ جو شخص قرآن مجید کی اس طرح بے حرمتی روا رکھتا ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ مسلمان اس سے کم از کم تنفر کا اظہار کرین مین امید کرتا ہون۔ کہ زبدۃ الحکما صاحب اس معاملہ پر سنجیدگی سے غور کرینگے اور محض چند پیسون کے لیئے قرآن مجید کی خلاف کرنا روا نہ رکھین گے پیسہ اخبار کے معزز ایڈیٹر کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔

علمی رسائل اور پنجاب یونیورسٹی

گورنمنٹ پنجاب نے پنجاب یونیورسٹی کو ساڑھے تین سو روپیہ سالانہ اس غرض کے لیئے دینا منظور کیا ہے۔ کہ وہ علمی رسایل منگوایا کرے تاکہ کالجون کے طلباء اور گریجویٹ اپنے معلومات وسیع کرسکین علمی نکتہ نظر سے گورنمنٹ پنجاب کی یہ فیاضی قابل قدر ہے لیکن اگر ان علمی رسایل کیساتھ ایسے اخبارات اور رسایل کا اضافہ کیا جائے جو اخلاقی اور علمی صداقتوں کی تعلیم پہیلاتے ہین تو مین سمجھتا ہون کہ یہ رقم زیادہ مفید ہوسکے تعلیمی ترقی جبتک اسکے ساتھ تربیت نہیں اور اخلاقی اصلاح ساتھ نہ ہو چندان مفید نہین ہو سکتی بلکہ نری چالاکیان سکھاتی ہے

امراض چشم پر ایک کتاب

یورپ نے فی الواقعہ طب مین ایسی ترقی کی ہے۔ کہ وہاں اکثر لوگ خاص خاص بیماریونکا علاج کرتے ہین کوئی صرف دانتون کا علاج کرتا ہے کوئی صرف آنکھونکا علیٰ ہذالقیاس اسی طرح پر اس فن کے متعلق۔ تالیفات اور ایجادات کا حال ہے معزز معصر ندوہ نے ظاہر کیا ہے کہ حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خان صاحب کے کتب خانہ مین ایک کتاب عربی زبان مین آنکھہ کی تشریح اور امراض کے متعلق ہے۔ جو ایک حکیم ہارون بن حکیم موفق الدولہ ابن ابی الحسن حلبی کی تصنیف ہے اور چار سو صفحون سے زیادہ پر ہے۔ یہ بھی کتاب مذکور کے دیباچہ سے معلوم ہوا کہ مصنف سے پہلے بھی خاص اسی فن پر کثرت سے کتابین لکھی جا چکی ہین اسی ضمن مین ۱۸ کتابون کے نام دیئے ہین اور آنکھہ کی تشریح کے متعلق جو آلات اسوقت تک ایجاد ہوئے تہے۔ مصنف نے انکے نام تصویر اور طریق عمل کو بھی ظاہر کیا ہے اور انکی تعداد ۳۵ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طب کا کیسا قابل قدر ذخیرہ عربی زبان مین موجود ہے۔ اور یہ ترقیان آج نئی نہین بلکہ ہماری عدم واقفیت انہین نیا بتاتی ہے۔

السنہ مشرقیہ و مذاہب ہند کی تحقیقات

صاحب وزیر ہند نے مہامہوپادہیایا ستیش چندر اچاریہ ودیا بہوشن جی کو سرکاری خرچ پر لنکا بھیجنا منظور کیا ہے۔ تاکہ وہ وہان رہکر بودہی اور پالی علم لسان کا مطالعہ کرین۔ وہان سے واپس آکر وہ ہندو مذہب کے متعلق ایسی ہی تحقیقات کے لیئے بنارس بھیجے جاوینگے تاکہ وہ اپنی تحقیقات کے نتایج گورنمنٹ مین پیش کرین معزز معصر وکیل اس پر امید ظاہر کرتا ہے کہ گورنمنٹ عربی و فارسی زبانون اور ابتدائی اسلامی تمدن کے متعلق بھی ایسے ڈیپوٹیشن روانہ کریگی لیکن گورنمنٹ کا اسطرف خیال رجوع کرانیکے لیئے ضروری ہے کہ خود مسلمان ہندو برادران وطن کی طرح کچھ کام کرکے دکھائین۔

شمس العلماء آزاد کا انتقال

لٹریری دنیا مین یہ خبر نہایت افسوس سے پڑھی جائیگی کہ ۲۲ - جنوری ۱۹۱۰ء کو شمس العلماء مولوی محمد حسین صاحب آزاد نے انتقال کیا مرحوم آزاد اپنی زباندانی کے لحاظ سے اردو اور پارسی زبان کے مسلم اور مستند استاد تہے اور نظم و نثر مین اعلیٰ پایہ رکھتے تہے اردو زبان مین نیچرل شاعری کے بانی اور استاد وہی تہے آب حیات اور نیرنگ خیال وغیرہ تصانیف کے ذریعہ اردو زبان پر جو ابدی احسان انہون نے کیا ہے وہ ہمیشہ انہین لٹریری دنیا مین زندہ رکھیگا فارسی زبان کی تحقیقات کے متعلق ایک لمبا سفر کیا اور اپنے سفر کے حالات آٹھ لیکچرون کے ذریعہ پیش کیئے جو سخندان پارس کے نام سے موسوم ہوکر ایک مفید اضافہ فارسی زبان مین ہوا مرحوم گورنمنٹ کالج اور اورینٹل کالج مین چوتہائی صدی تک عربی پارسی کے پروفیسر رہے اور اس عرصہ مین سینکڑون شاگرد آپکے معزز عہدون پر ممتاز ہوئے عمر کے آخری حصہ مین وہ بارہ سال سے اختلال دماغ کے عارضہ مین مبتلا ہو گئے۔ اور آخر ۸۰ سال کی عمر مین انتقال کیا آخری وصیت مین اپنی قابل قدر کتابونکو کسی قابل قدر انسان کے ہاتھ بیچنے کی ہدایت کی مرحوم آزاد کے مرنے سے ایک صاحب کمال دنیا سے اٹھ گیا۔

اردو زبان کے حامیونکو آزاد مرحوم کی تصانیف کی خاص طور پر قدر کرنی چاہیئے۔ اور انکی یادگار کسی علمی پیرایہ مین اگر قایم کیجاوے تو یہ

۔۔۔ تذکرہ ۔۔۔ شاگرد ۔۔۔ حصہ لے سکین آزاد اثنا عشری مذہب رکھتے تہے۔ حق مغفرت کرے عجیب آزاد مرد تہا +

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے متعلق نوٹ اور خبریں

توسیع مسجد

حضرت مسیح موعود مغفور کا الہام وسع مکانک اپنی شان بار بار دکھا رہا ہے۔ اور توسیع عمارت کا سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں جاری رہتا ہے۔ مسجد جامع کی توسیع کا کام جاری ہے مسجد کے جنوبی پہلو میں ۴۰ فٹ سے زائد لمبا اور قریبا ۲۰ فٹ چوڑا ایک برآمدہ تیار کیا جائیگا اس جدید حصہ کی تعمیر سے جہان مسجد کی شان بلند ہوجائیگی وہان جلسوں کیلئے ایک عمدہ مکان ہمارے ہاتھ میں ہوگا۔

کیا اچھا ہو اگر اسکے ساتھ ہی منارۃ المسیح کی بھی کم از کم ایک منزل ہی تیار ہو جاوے اور منارہ کے پچھلی طرف مستورات کیلئے نماز پڑھنے کے لیے کوئی عمدہ انتظام ہو جاوے۔ ان کامون کے لئے ضرورت ہے روپیہ کی اور یہ قوم کا فرض ہے کہ اسکے پورا کرنیکو ہاتھ بڑھائے۔

احیاء سنت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا عہد خلافت بہت سی باتوں کے لیئے یادگار ہوگا تبلیغ و اشاعت دین کا جو کام اسوقت ہو رہا ہے۔ اسکے اعتراف مین بعض غیر معمولی صدائین اٹھی ہین حضرت کی خلافت مین ایک امر خاص کا احیا ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مستورات بھی جماعت مین شریک ہوتی ہین جمعہ گذشتہ کو حضرت ام المومنین اور بہت سی احمدی خواتین نے جامع مسجد مین آکر حضرت امیر المومنین کے پیچھے سب سے پچھلی صف مین جمعہ کی نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا۔ روزانہ نمازون مین بھی بیت الفکر مین بہت سی خواتین کو جماعت کیساتھ نماز پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ مستورات کیلیئے کوئی حصہ مخصوص کر دیا جاوے۔ بہر حال یہ ترقی کا نشان ہے۔

جلسہ سالانہ

سالانہ جلسہ مین اب صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہین سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لیئے انجمنون کو ابھی سے فکر کرنی چاہیئے۔ مین نے پہلے بھی تحریک کی تھی۔ اور اسوقت پھر اسکی تجدید کرتا ہون۔ کہ جلسہ پر بہت سے احباب کے ساتھ مستورات بھی آتی ہین اسلیئے جہان لیکچرون کا انتظام کیا جاوے وہان ایک پردہ دار حصہ ایسا مخصوص کیا جاوے جہان مستورات ان تقریرون کو سن سکین اور سلسلہ کی ضروریات اور سلسلہ کے حالات سے انہین واقفیت پیدا ہو میرا خیال ہے کہ اس تحریک اور تجویز سے جہان مستورات کو دینی فائدہ پہنچیگا وہان امید ہے کہ سلسلہ کے فنڈز مین آمدنی کا اضافہ ہوگا اگر تمام لیکچرون کے لیے انتظام ممکن ہو تو حضرت امیر المومنین کی تقریر کے وقت خصوصاً انتظام ہونا چاہیئے۔ والا حضرت امیر کی خدمت مین درخواست کی ضرورت ہوگی۔ کہ آپ مستورات کے لیئے ایک خاص تقریر کیواسطے وقت دین ہمارے گھرون مین جن امور کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اسکے لیئے بہترین صورت یہی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین بحیثیت امام ہونے کی احکام ربانی سنائین اس طرح پر مستورات کے قادیان آنیکی غرض بھی پوری ہو جائیگی انشاءاللہ العزیز بہر حال مجھے یقین ہے .... کہ انشاءاللہ اس تحریک اور تجویز کو عملی رنگ مین لانیکی کوشش کیجائیگی۔

اسی ضمن مین صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ وار کارکنون کو میں اس طرف توجہ دلانا بھی ضروری سمجھتا ہون۔ کہ جلسہ کیوقت وصولی چندہ کے لیئے معقول انتظام کرنے کے لیئے اگر ایسی فہرستیں چھپوا کر مختلف انجمنون مین بھیجدی جائین تاکہ وہ اسکی خانہ پری کرکے ساتھ لائین تو شاید آسانی اور سہولت ہو اور اس طرح پر جو کام صرف ایک آدھ گھنٹہ مین ہوتا ہے۔ وہ دو ماہ پیشتر سے جاری رہے۔ اور میرا خیال ہے کہ وصولی چندہ مین آسانی کے علاوہ بیشی بھی ہو بہر حال اس تجویز پر غور کیا جاوے۔ اگر یہ مفید ہو تو اسے عمل مین لایا جاوے۔

جزیرہ سنگھاپور مین تبلیغ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ جزیرہ سنگھاپور۔ سیلون وغیرہ مین ایک وفد تبلیغ کے لیئے بھیجنا چاہتے ہین اللہ تعالیٰ آپکے ارادات کو خوشی اور خوش اسلوبی کیساتھ پورا کرے آمین۔

مدرسہ کی سرکاری امداد مین اضافہ

مدرسہ تعلیم الاسلام کی سرکاری امداد مین جو اس سے پہلے ایک سو سینتیس روپے کچھ آنہ تھی۔ خدا کے فضل سے اضافہ ہو گیا ہے اب سرکاری امداد دو سو روپیہ کے قریب ہوگی یہ آثار ترقی اور بہتری کے ہین مین افسران سررشتہ تعلیم کی توجہ فرمائی کا شکر گزار ہون۔

بورڈنگ کا بہترین انتظام

بورڈنگ ہوس کے انتظام کی طرف خصوصاً توجہ کی جا رہی ہے۔ اور لڑکون کی تربیت اور اخلاقی اصلاح اور بھلائی کے لئے روپیہ کے قربان کرنے میں کوئی مضایقہ نہین کیا جاتا۔ اور یہی ایک امر ہے جو ہمارے مدرسہ کی عزت اور زینت اور فخر کا باعث ہوگا۔ بحمداللہ عرصہ گزرتا ہے۔ کہ مینے سکرٹری صاحب کو بورڈنگ ہوس کے انتظام کی اصلاح کیلیئے ٹیوٹوریل سسٹم کو جاری کرنیکی طرف توجہ دلائی تھی اور مین دیکھتا ہون کہ اس طریق کو عملی طور پر جاری کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ اور یہ کوشش مبارک ہے امید کیجاتی ہے۔ کہ بورڈنگ ہوس کا انتظام تعلیم الاسلام سکول کا پنجاب بھر مین بہترین انتظام ہو طالبعلمون کی اخلاقی نگہداشت ہی ایک چیز ہے۔ جو دوسری جگہ مفقود ہے اور اسی کو بحال کرنا تعلیم الاسلام کا کام اور خاص مقصد ہے۔ ہر کمرہ مین مستقل طور پر ایک عملی نمونہ دکھانے والا ٹیوٹر شب و روز رکھنے کی سعی قابل قدر ہوگی۔ یہ کام صرف کثیر کو چاہتے ہین۔ پس اگر قوم اپنے بچون کی اعلیٰ تربیت چاہتی ہے تو اسکا فرض ہے۔ کہ وہ ناظمان سکول کو مالی مدد دل کھول کر دین ان بچون کی اصلاح اس قوم کی اصلاح ہے۔ جو کل دنیا کی لیڈر ہونیوالی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین اور حضرت مسیح موعود مغفور کے اہل بیت کی صحت و عافیت کی خبر مسرت بخش ہے۔

جماعت بنگہ

ضلع جالندھر مین بنگہ کی جماعت ایک سرگرم جماعت ہے میان رحمت اللہ اسکے سکرٹری ایک نہایت مخلص اور پرجوش آدمی ہین انہون نے قابل نمونہ ترقی اپنے اخلاق اور اصلاح حال مین کی ہے جسے دیکھکر مجھے تو رشک آتا ہے۔ بنگہ مین لڑکون اور لڑکیون کی تعلیم کے لیئے ایک مکتب بھی میانجی غلام نبی خانصاحب کے اہتمام مین کھول رکھا ہے میانجی غلام نبی خانصاحب کا اخلاص اور کوشش اچھے نتیجے پیدا کریگی۔ علاوہ تعلیمی کام کے وہ چندون کی وصولی مین بڑے مستعد اور سرگرم ہین۔ ایسے آدمی قابل قدر ہوتے ہین گو وہ کسی قدر یا اجر کیلیئے کام نہین کرتے تاہم ھل جزاء الاحسان الا الاحسان پر عمل کرنا چاہیئے۔